

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلامحصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ے

نمبر ۴۱ جلد ۷ | لودیانہ ۹ اکتوبر ۱۸۷۹ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

غزل اُردو معہ الفاظ انگریزی

از مشن سکول جالندھر

(حاکمِ حسن)
شہرت جو حسن کی مائی لواب جہاں میں ہی۔
(ای خداوے) چرچا تیرا تو ہند کے سارے بتاں میں ہی۔

یوں گاڈ گومی لوگ تو کہتے ہیں بہت سے۔
(جانِ من عنایت کر)
پر گومی مائی لو میری ہی زبان میں ہی۔

(آج)
رحمت ٹوڈے اگر نہیں ہی کل کو پھر ضرور۔
(وعدہ)
تول وپرامس ہو چکا تیرے مکان میں ہی۔

(الفت)
سینہ پھٹے ہی ڈر سے مگر تیرے لو ہی یار۔
(عشوہ)
(کچھ چھپ نہیں) تیرا یہہ آگلنگ نہاں سب عیاں میں ہی۔

ٹو نیڈ غیر کی تو بھی ہمکو ہو چکی۔
(سب عمر گذر گئی) تجھسا جو سرو دیکھ لیا بوستاں میں ہی۔

گویا سڈ آل ایج بنا کا ہے دلم۔
اب تو ہمارا نام بھی کچھ کچھ جہاں میں ہی۔

ہمکو شفا ہی بخشی ہمارے مسیح نے۔
(دشمن)
انیمی کا دل پھنسا ہوا ابتک سناں میں ہی

عیسیٰ کی خاطر اب تو مجھے وہ مسیح ملا۔
(طاقت)
جسکے سبب سے قوت دیا ورجواں میں ہی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گل رُوڑکی

ہی خدا سچا فقط اور سب زمانہ ہی غلط
بس سوا اُسکے کسی سے دل لگانا ہی غلط

شکر و سجدہ بجا ہی ایک اُسی کی ذات کو
بیکس و بے بس بتوں کو سر جھکانا ہی غلط

ہی عیاں قدرت یہاں جسکی سُنو ہر شی کے بیچ
اُس کو ای کم اعتقادو آزمانا ہی غلط

سب بر آتی ہیں مرادیں جس سے اپنی مومنو
چھوڑ کر اُس کے درِ دولت کو جانا ہی غلط

ہی دُعا مقبول خالق کو دلی ای عابدو
ظاہرا ورنہ یہہ سارا کارخانہ ہی غلط

ہی مسیح مختار عالم اور منجی جہان
راہ جنت کی بغیر از اُسکے پانا ہی غلط

تمکو گل لازم ہی یہاں ہر حال میں صبر و سکوت
شکوہ جورِ فلک بس لب پہ لانا ہی غلط

دیگر

چھوڑ دے اب ای دلا تو اِس جہاں کا اِختلاط
کام آنیکا نہیں ہرگز یہاں کا اِختلاط

خاتمہ پر ہی بہار اور خزاں نزدیک ہی
عندلیبو چھوڑ دو اِس بوستاں کا اِختلاط

عشق حقانی اگر چاہیے تو بس بیخوف وباک
ترک کر دل سے دلا سنگی بتوں کا اِختلاط

دی کفارے میں گناہونکے ہمارے جسنے جان
فیض گر چاہے تو کر اُس مہربان کا اِختلاط

گلشنِ گیتی میں گل جو ہی تیرا حامی مدام
تادمِ آخر تو رکھہ اُس باغبانکا اختلاط

نور افشاں

مہم کابل

مہم کابل کی تیاری بڑے زور شور سے لگ رہی ہی اتبک تخمیناً ۲۲ ہزار فوج افغانستان میں داخل ہو چکی ہی اور باقی متواتر آرہی ہی بعض پلٹنیں شترگردن سے پار اوترکر مقام کوشی تک جو کابل سے قریباً ۲ منزل کے فاصلہ پر ہی پہونچ چکی ہیں اور یقین ہی کہ اگر علی خیل کی جانب سے اور لشکر کے ساتھہ ملا لینے کا انتظار نہ کیا گیا تو انگریزی جھنڈا بڑی شان و تجمل کے ساتھہ بہت جلد کابل میں جا گڑیگا ہاں باربرداری کافی نہیں ہی اور اسلئے اُسکا بہت انتظار ہی سو پنجاب کے ہر ضلع میں مرکبوں کی بہم رسانی میں از حد کوششیں ہو رہی ہیں۔ گورنمنٹ بمبئی نے جسقدر باربرداری قطع کے راستہ کے لئے جمع کی تھی وہ اشد ضرورت کے سبب خیبر کیطرف منتقل کی گئی اور اب گورنمنٹ مذکور کو قطع کے لئے از سر نو انتظام کرنا پڑا چنانچہ سر رچرڈ ٹمپل صاحب بہادر اس انتظام میں بذات خاص بہت کوششیں فرما رہے ہیں اور موقعہ وقت کے لحاظ سے خرچ اخراجات کا مطلق لحاظ نہیں کرتے۔ گو سب جگہہ سے قلت باربرداری کی خبریں آرہی ہیں مگر سرکار انگلشیہ کے بلند اقبال سے ہمکو قوی اُمید ہی کہ مرکبوں کا پورا پورا تعداد بہت جلد فراہم ہو جائیگا✤

اس موقع پر ولایت کے سب اخبار بالاتفاق بڑی گرمجوشی سے پکار رہے ہیں کہ گورنمنٹ انڈیا کی پالسی دربارہ افغانستان جو کچھہ ہو چکی اور آگے ہوگی اُسپر بحث کرنیکا یہہ وقت نہیں ہی اب پہلا اور بڑا ضروری کام انتقام لینا ہی اور بس۔ سو جب اُن کوتہ اندیش افغانوں کی ہڈیاں اُنکی سفاکی کے باداش میں انگریزی غضب کی آگ سے بھسم ہو کر یاغستان کے پہاڑوں تک کان کھولدینگی کہ اس جا پر گورنمنٹ کے ساتھہ شرارت کرکے کوئی فرد بشر بے سزا نہیں بچ سکتا اور انگریزی طاقت کے دبدبہ اور شوکت کا اثر اُنکے پتھر سے دلوں پر مثل نقش کالحجر خوب جم جائیگا تو پھر آئندہ پالسی پر قیل و قال کرنیکا مناسب موقعہ ہوگا✤

نور افشاں کے ناظرین بخوبی جانتے ہیں کہ افغانستان کا پامال کرنا اور وحشی افغانوں کا زیر کرنا ہماری سرکار کے لشکر کے آگے کچھہ حقیقت نہیں رکھتا ابھی دیکھئے یعقوب خان باوجودیکہ بڑا سپاہی اور حکمت عملی میں یگانہ مشہور تھا کہ اپنے باپ سے بھی دغا و فریب کرنے سے باز نہ رہا ہماری سرکار کے رعب و داب سے خود بخود گذشتہ شنبہ کی شام کو معہ اپنے بیٹے و سرداران ضحیاخان و داؤد شاہ وغیرہ بہمراہی ۴۵ نفر اہالیان دربار و ۲۰۰ نفر لشکریان کے لشکر جرنیل بیکر صاحب میں بمقام کوشی آداخل ہوا اور سب طرح سے بچ گیا ہم اسموقعہ پر اپنی سرکار کو نہایت خوش اقبال اور امیر کو بڑا خوش نصیب کہینگے۔ سو اب اس حالت میں ظاہر ہی کہ وہ بے سر اور بے زر باغی لشکر خواہ وہ کتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو کیا کر سکتا ہی ہاں اگر کوئی تجربہ کار کھرانٹ افغانی سپاہی کہیں سے نکل آیا اور باغیوں کا سپہ سالار بنکر انگریزی لشکر اور یعقوبخان کے مقابلہ پر تیار ہو گیا تو البتہ فتح کے ہونے میں دیری لگ جانا ممکن ہی مگر تابکے۔ ہم پوری پوری اُمید کئے ہوئے ہیں کہ خواہ کیسی ہی روک ٹوک کیوں نہ ہو پھر بھی موسم سرما کے پہلے اور کابل کی برف پڑنے کے بیشتر ہی انگریزی لشکر مُنہہ زور افغانیوں کو اپنا لوہا منا کر فتح و ظفر کے ساتھہ مراجعت کریگا✤

بعض دور اندیشوں کا خیال ہی کہ دیکھیں اسوقعہ پر روس کیا چال چلتا ہی عجب نہیں کہ وہ خود دبے لگاؤ رہے جیسے انگریز روس اور روم کے جنگ میں رہے تھے اور اُسکے فوجی افسر جو افغانیوں سے علم اور قواعد جنگ میں کہیں بہتر ہیں افغانی باغیوں سے آملیں جیسے انگریزی افسر روم کے لشکر میں بھرتی ہو گئے تھے تو پھر البتہ کام ذرا مشکل ہو جائیگا مگر تاہم ہمارے دلاور افسر سر مو پروا نہیں کرینگے۔ ہاں فتحیابی میں دیر کا ہونا ممکن مگر افغانستان کا ہمیشے غیر مغلوب رہنا ناممکن اگر یہہ کہو تو کچھہ تعجب نہیں کہ ایسے وقت کو غنیمت سمجھکر اگر روس رومانیا کی جانب سے روم میں گھس جاوے اور از سر نو رومی سلطنت کے غارت کرنیکا ارادہ باندھے تو اُسوقت انگریزوں کو اُسکا سامنا ضرور کرنا پڑیگا اور اگر ایسا ہوا تو خدانخواستہ معاملہ دور تک پہونچیگا مگر ہمکو اُمید نہیں کہ روس میں کبھی ایسی جرات ہو یا مرات اور نیز ایران کو انگریزوں کے مقابل اُسکے ساتھہ دینے کا حوصلہ پڑے ہمکو کامل یقین ہی کہ یہہ آگ جو افغانستان میں اب بھڑک رہی ہی بیشک جلد ٹھنڈی ہو جائیگی بلکہ ہم پھر کہتے ہیں کہ برف پڑنیکے آگے آگے ہی بالکل بجھہ جائیگی✤

بقیہ محمدی دین خدا کیطرف سے ہے یا نہیں

صفت رحمت بھی خدا کی شان میں ہے اور یہہ قرآن شریف اور حدیث کی بہت دلیلوں سے ثابت ہے چنانچہ لکھا ہے کہ خدا نے ایک بڑے گنہگار کو جو دوزخ کے لایق تھا بچایا اور اُس کے لئے دوگانوں کو اُن کی جگہہ سے ہٹایا پھر محمد صاحب کے پاس جانے کے سبب سے ایک خودکش کو بِنا توبہ کے بہشت میں پہنچایا اور یہہ بھی لکھا ہے کہ دین کی بابت لڑائی کرو اور یہہ کہ اللہ نے پیدایش سے پیشتر بعضونکو بہشت کے واسطے اور بعضونکو دوزخ کے لئے ٹھہرایا ہے۔ کیا اِن باتوں سے خدا کا رحم بزرگی پاتا ہے۔ اُس گنہگار پر البتہ خدا نے بڑا رحم کیا کیونکہ وہ تو سراسر خونی اور دوزخی تھا تو بھی خدا نے اُسے بخشا قدوسی تو کہتی تھی کہ وہ میرے حضور آ نہیں سکتا اور عدالت بھی اِس پر متفق کہ وہ بنا سزا پائے چھوٹ نہیں سکتا لیکن رحم نے اِن دونوں کو کنارے کر کے اُسے چھوڑ دیا۔ اگر کسو بات کے بیان سے خدا کی ایک صفت دوسری کو رد کرے تو کیا وہ کلام و بیان خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے اور اگر خدا کا رحم اسکی قدوسی اور عدالت کو خلل پہنچاوے یا رسوا کرے تو وہ رحمت حقیقی ہو سکتی ہے پھر اُس خودکش پر بھی خدا نے حقیقت میں بڑا رحم کیا کیونکہ اُس نے نہ تو توبہ کیا نہ کچھ اور بلکہ اپنے گناہوں میں موا تو بھی خدا نے اُسے بخشا اور بہشت میں پہنچایا + اگر کوئی خونی خون کر کے حاکم کے کسی دوست کے پاس جائے اور حاکم دوست کے یہاں جانے ہی کے سبب اُسے معاف کرے تو کوئی ایسے حاکم کو عادل کہیگا۔ کیا خدا اپنی قدوسیت و عدالت کو ترک کریگا یا گنہگار کو اپنے گناہوں سے باز آنا پڑیگا۔ پھر لکھا ہے کہ دین کی بابت لڑائی کرو گنہگاروں کی سزا کے واسطے نہیں بلکہ رحمن الرحیم کے دین جاری کرنے کے لئے پس سمجھا چاہیئے کہ رحمن الرحیم کے نام پر آنا اور لوگونکو دین کے لئے قتل کرنا یہی رحم ہے دوزخ کے واسطے پیدا کرنا گناہ کرانا بعد اِس کے عذاب میں ڈالنا یہی انصاف ہے +

پھر عالم الغیبی اور ہمہ دانی کی صفت کا بیان بھی اُن کتابوں میں درستی کے ساتھ ہے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ خدا نے محمد صاحب کو اورشلیم کی مسجد تک پہنچایا قبلہ کو تین دفعہ تین طرف ٹھہرایا۔ دین کی بابت حکم دیا کہ لڑائی مت کرو پھر کہا لڑو۔ اور حضرت عیسیٰ کی بابت برخلاف گواہونکے لکھا ہے کہ وہ نہیں موا اب اِن باتوں کے بیان سے کیا ثابت ہوتا ہے کہ اللہ عالم الغیب اور ہمہ دان کہلاتا ہے۔ پھر خدائے علیم کے حق میں لکھا ہے کہ وہ محمد صاحب کو ایک جگہہ لے گیا جس کو رومیوں نے محمد صاحب سے چھہ سو برس پیشتر نیست کیا تھا تو اِس سے اُس کی صفت عالم الغیبی کی بزرگی ہوتی ہے۔ اور اِسی طرح جو سمجھتے تھے کہ خاص جگہہ یعنے قبلہ کیطرف متوجہ ہو کر ادا نماز ضرور ہے نہیں بیوقوف کہا لیکن بعد اِسکے جب دیکھا کہ اِس حکم سے مطلب نہیں نکلتا تو خود فرمایا کہ اورشلیم کیطرف مُنہہ پھیرو پھر جب معلوم کیا کہ اُس سے بھی یہودی اور ناصری راضی نہیں تو حکم آیا کہ مکہ کیطرف رُخ کرو کیا اِس سے عالم الغیبی اور ہمہ دانی کی صفت اُس صادق القول کی شان میں راست آتی ہے دین کی بابت عالم الغیب نے فرمایا کہ سنا ناتیرا کام ہے اور یہہ بات کئی دفعہ کہی لیکن جب دیکھا کہ اِس سے کام نہیں نکلتا تو لڑنے کا حکم نازل ہوا۔ پھر اگلی کتابوں یعنے توریت زبور نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مسیح لوگوں کے گناہوں کے واسطے کفارہ ہو کر مر جائیگا اور انجیل سے ثابت ہوا کہ یہہ سب باتیں وقت پر پوری ہوئیں اور جنھوں نے دیکھا کہ وہ موا دفنایا گیا جنھوں نے اُسکے زندہ ہونے کے بعد اُس کے ساتھ کھایا پیا اور اپنا ہاتھ اُس کے پہلو میں رکھا جنھوں نے اُس سے معجزہ ظاہر کرنے کی قدرت پائی اور جن سے اُس نے کہا کہ میں موا تھا اب زندہ ہوں اُن لوگوں نے اِس بات پر گواہی دی قطع نظر اِس سے عیسیٰ کی موت دین عیسوی کی اصل اصول ہے اور سب عیسائی اِسی پر اپنی نجات کا بھروسا رکھتے ہیں غرض کہ سب عیسائی یہودی یونانی و رومی دوست و دشمن بہات پر متفق ہیں کیونکہ یہہ حقیقت میں ایسا ہی واقع ہوا پس اب غور کرنے کی جگہہ ہے کہ اِس بات کے انکار کرنے سے جو یقیناً واقع ہوئی خدا کے عالم الغیب اور ہمہ دان ہونے کی صفت بزرگی پاتی ہے +

صفت صداقت بھی قرآن و حدیث کے روسے خدا کی شان میں پائی جاتی ہے اور کئی آیتوں میں لکھا بھی ہے کہ بدلتی نہیں اللہ کی باتیں تو بھی دوسری آیتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ بدلتی ہیں اللہ کی باتیں کیونکہ ایک آیت دوسری کو رد کرتی ہے اور ایک حکم دوسرے کو منسوخ کرتا ہے ایک دفعہ تو فرمایا کہ دین کی بابت لڑائی کرنا غیر مناسب ہے پھر کہا لڑائی کرو۔ ایک دن حکم آتا ہے کہ نماز کے وقت مُنہہ پھیر وجدھر چاہو صرف بیوقوف خاص قبلہ کیطرف مُنہہ پھیرتے ہیں دوسرے دن اِسکے خلاف حکم ہوتا ہے پھر وہ بھی رد و منسوخ کیا جاتا ہے + باقی آیندہ

منقولات

سیر جنوب ہند

کئی برس سے ہمکو ہندوستان کی دکھن طرف سیر کرنے کی خواہش تھی اُدھر جانے کے ارادے کی خاص غرض یہہ تھی کہ ہم وہاں کے پادریوں سے ملاقات کریں اور اُن کے کاموں سے واقف ہوویں جنکی بابت ہمنے بہت کچھ سنا تھا۔ انجیل کی منادی کی تاثیر میں اِدھر اور اُدھر کی اطراف میں بہت فرق ہے یہاں کی بہ نسبت وہاں عیسائیونکا شمار زیادہ ہے۔ نہ صرف شہروں اور قصبوں میں بلکہ دیہات میں بھی عیسائیوں کی بہت جماعتیں ہیں اور کئی جگہوں میں اُنکو اتنی طاقت آگئی ہے کہ وہ مشنوں کی طرف سے پرورش نہیں پاتے بلکہ وہ مشنوں کی مدد کیواسطے کچھ دیتے ہیں +

پارسال ساٹھ ہزار آدمی بُت پرستی اور ہندوؤں کی سب رسموں کو چھوڑ کے اور عیسائیونکی صحبت میں داخل ہو کے عیسائی پادریوں اور کیٹکسٹوں سے تعلیم پاتے تھے۔ کئی ہزار آدمیونکو بپتسما بھی دیا گیا مثلاً تنیولی کے چرچ مشنوں کی حدوں میں دو ہزار آدمی بپتسما پانے سے عیسائیوں میں شریک ہوئے۔ بس اِس حال کی کیفیت ٹھیک دریافت کرنے کے لئے ہم وہاں جانے کے مشتاق ہوئے +

آجکل ولایتی عیسائیوں میں مشہور ہے کہ ہندوستان کی دکھن طرف ہندوؤنکی ایک بڑی جماعت مسیح کیطرف رجوع لائی ہے اور یہہ خبر سنکے وہ بہت خوش ہیں اور بس احوال کی بابت پوچھہ پاچھہ کرتے ہیں۔ ہم چاہتے تھے کہ جب اپنی ولایت کو جائیں تب اِس احوال کا کچھ بیان کریں۔ لیکن بغیر دیکھنے کے ہم کچھ ٹھیک بیان نہ کر سکتے +

دکھن کا آخیر کنارہ یعنے کیپ کمورین جہانتک ہمنے سفر کیا وہ یہاں سے بہت دور ہے۔ اگر سیدھا راستہ ہوتا تو الہ آباد سے جس قدر کیپ کمورین ہے اتنا ہی الہ آباد سے بخارا ہے جو کابل اور کشمیر سے بہت اُسطرف ہے۔ لیکن کیپ کمورین تک سیدھی راہ ہے۔ ریل گاڑی میں ہمنے تین ہزار پچاس میل کا راستہ طے کیا۔ کلکتہ اور مدراس کے بیچ میں دخانی جہاز پر سوار ہو کے آنے جانے میں ہمنے پندرہ سو پچاس میل کا سفر کیا۔ تراونکور اور کوچین کے ملکوں میں ایک کشتی پر جسے بارہ آدمی کھینتے تھے بیٹھہ کے ایک سو ستہتر میل گئے۔ ایک وقت اکٹھے میں ہم تیس میل تک گئے۔ بیل گاڑی میں ہم ایک سو بیس میل گئے۔ پھر کمانی دار بیل گاڑی میں ہم ترسٹھ میل گئے جب پہاڑوں پر پہونچے تب ہمنے اور اور طرح سے سفر کیا۔ تمام سفر پانچ ہزار میل کے اوپر تھا۔ کبھی کبھی کچھ تکلیف اور ماندگی ہمکو ہوئی لیکن بیشتر آرام اور عشرت سے ہم ایک مقام سے دوسرے مقام کو پہونچے۔ ہم خدا کے شکر گذار ہیں جسنے ہمکو ہر طرح سے مصیبت اور آفت سے بچا کے پھر ہمارے گھر پر صحیح و سلامت پہونچایا +

پہلی تاریخ ماہ اپریل کو ہم الہ آباد سے روانہ ہوئے اور پندرھویں کو نیل گھیری پہاڑ پر پہونچے +

واضح ہو کہ صاحب لوگ جیسا کہ یہاں گرمی کے موسم میں ہمالیہ پہاڑ پر جایا کرتے ہیں ویسا ہی دکھن کی طرف شہر والے یا نیل گھیری یا پلانی وغیرہ پہاڑوں پر جو نزدیک ہیں جایا کرتے ہیں۔ اگرچہ اسطرف کوئی برفی پہاڑ نہیں ہے تو بھی بہت اُونچے پہاڑ ہیں۔ نیل گھیری پہاڑ کی سب سے اونچی چوٹی ڈوڈابیٹا ہے جو اُنچائی میں نو ہزار فٹ کے قریب ہے۔ اوٹاکمند جو بہت آباد ہے منصوری اور لنڈھور سے کچھ اُنچا ہے۔ جہاں ہم ٹھہرے یعنے کونور اُسکی انچائی لنڈھور کی انچائی سے کچھ کم ہے لیکن سردی میں تھوڑا ہی فرق ہے۔ وہاں گاڑی کے لئے رستے بنے ہیں اور صاحب لوگ اپنی اپنی گاڑیوں میں سوار ہوا کرتے ہیں۔ برابر زمین بہت ملتی ہے اور کھیتی باڑی اچھی طرح سے ہوتی ہے۔ کئی انگریز جو وہاں کے رہنے والے ہیں چاہ اور قہوہ کی کشت کاری بہت کرتے ہیں اور اِس کاروبار سے بہت فایدہ اُٹھاتے ہیں۔ سرکار کی طرف سے سنکیونا کے پیڑ جنکے چھال سے کونین بنتا ہے بہت لگائے گئے ہیں۔ جب اُن کی چھال اوتارتے ہیں تب مرہم کے طور پر پہاڑی درختوں کی کائی اُن پر لگا دیتے ہیں نہیں تو پیڑ ننگے ہو کے سوکھ جاتے ہیں۔ جب اُن کی چھال پھر تیار ہوتی ہے تب پھر اُنکو چھیل لیتے ہیں +

بعضے انگریز جو بہت برسوں سے ہندوستان میں رہتے ہیں کونور کو اپنی ولایت کی بہ نسبت پسند کرتے ہیں اس لحاظ سے کہ سال کے کسی مہینے میں ہوا بہت متغیر نہیں ہوتی ہے۔ پانی بہت اچھا ہے ایک چشمہ سے نکلکر بہ کثرت نالوں میں ہر جگہہ بہتا ہے۔ ہر قسم کے پھول خوب پھولتے ہیں۔ سب سے اچھی بات یہہ ہے کہ جو انگریز وہاں رہتے ہیں وہ اکثر دیندار ہیں اور ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کی خدمت کرتے ہیں۔ جو دیسی عیسائی

پہاڑ پر کام کرتے ہیں اُن کی بھی کئی ایک جماعتیں ہیں۔ وہاں ایک مشن بھی بہت دنوںسے قایم ہے اور پادری لوگ دو جگہہ پہاڑی لوگوںمیں کام کرتے ہیں۔ جو پہاڑی لوگ وہاں ہیں اُن کی کئی قومیں ہیں۔ اُن میں سے ایک قوم بہت چھوٹی ہے لیکن وہ زیادہ اختیار والی ہے۔ اُس قوم کے لوگ قدیم سے پہاڑ کے اوپر اپنی ملکیت میں رہکے اور قوموںسے زمین کا محصول لیا کرتے ہیں۔ وہ ہندو نہیں ہیں اور بُت پرستوںسے الگ لیکن خود اپنی بُو پرستی میں مبتلا ہیں۔ وہ بہت کاہل ہیں اور سوا بھینس پالنے اور زمین کا محصول لینے کے اور کوئی پیشہ نہیں کرتے۔ اگرچہ پادریوں نے اُنکو بہت سکھلایا تو بھی اب تک اُن میں سے ایک بھی مسیح کی طرف رجوع نہیں لایا۔ باقی قومیں بُت پرست اور ہندوؤںسے میل رکھتی ہیں۔ وہ اکثر کسان ہیں اور اُن میں سے تھوڑے عیسائی ہوگئے ہیں +

ہم اٹھائیس مئی کو نیل گھیری پہاڑ سے اُترے۔ واضح ہو کہ دکھن کی اطراف میں یہاںکی نسبت گرمی کی شدت کم ہے اپریل اور مئی کے مہینے میں اور مہینوںسے گرمی زیادہ ہوتی ہے اس سبب سے شہری لوگ پہاڑوں پر جاتے وہ اپریل اور مئی تک کے واسطے جایا کرتے ہیں جو برسات دکھن پچھم کے کونے سے آتی اور کوہ ہمالیہ تک جاتی ہے وہ ہندوستان کے پچھم کنارہ پر اکثر قریب جون کی پہلی تاریخ کے شروع ہوتی ہے بعد اسکے گرمی کم ہوتی ہے اور جو سفر کیا چاہئے وہ سلامتی سے کر سکتے ہیں۔ وہاں کے پادری سال کے آٹھ دس مہینوں میں دیہات کی طرف دورہ کیا کرتے ہیں +

باقی آئندہ

اخبارات تاربرقی

انبالہ۔ ۳۰ ستمبر۔ رجمٹ کاربائنزان کے دو دستے بذریعہ دو خاص ٹرینوں کے آج صبح کے دس بجے اور شام کے سات بجے یہانسے روانہ ہوئے باقی دستے رجمٹ مذکور کے مع آدمیوں اور گھوڑوں کے کل کو بذریعہ دو خاص ٹرینوں کے انہیں اوقات پر روانہ ہونگے +

رجمٹ مذکور کے آدمی عمدہ حالت میں اور گرمجوشی سے بھرے ہوئے تھے۔ اُنکی روانگی کے وقت رجمٹ نمبر ۶۳ کے باجہ نوازوں نے باجا بجایا اور شادمانی کی +

شملہ۔ یکم اکتوبر۔ گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے کہ اُن افسران کے اہل عیال کو فوجی جہاز پر وطن جانے کے واسطے پاس دیا جائے جنکی رجمنٹیں میدان جنگ میں کام کرتی ہیں یا جو بوجہ معمولی تبدیلیوں کے وطن جاتے ہیں۔ سپاہ مندرجہ ذیل کی روانگی کے اور احکام صادر ہوئے ہیں۔ رجمٹ پیادگان دیسی نمبر ۳ پشاور کے میدان جنگ میں شریک ہو۔ پیادگان دیسی نمبر ۲۷ فروزپور کو جائیں پیادگان دیسی نمبر ۲ لکھنؤ پہونچیں +

لفٹنٹ کنلاک صاحب رسالہ بنگال نمبر ۱۲ کے ساتھ بطور افسر اسکوارڈن شریک ہونگے +

بمبئی۔ یکم اکتوبر ۱۸۹۷ء۔ ایک خاص پیغام تاربرقی بنام بمبئی گزٹ مرسلہ مقام پونا سے واضح ہوتا ہے کہ ۲۱ ستمبر کو یہہ احکام موصول ہوئے کہ جہلم بھیجنے کیواسطے احاطہ بمبئی میں یابو جمع کئے جائیں ۲۵ ستمبر تک اُن احکام کی تعمیل تمام و کمال ہوگئی بنگال کے افسر باربرداری نے اسوقت تک ۵۰۰ حیوانات منتخب کر لئے ہیں اور باقیوں کا معاینہ ہو رہا ہے۔ زین اور دیگر سامان جہلم کو روانہ ہوچکا ہے +

پہلی ٹرین یابوؤں کو لیکر ۳ تاریخ کو لساول سے روانہ ہوئی جبتک کہ سب کی سب روانہ نہولیں ہر روز ٹرینیں روانہ ہوتی رہینگی +

شملہ یکم اکتوبر ۱۸۹۷ء لفٹنٹ کنلاک صاحب جو تھوڑے سے آدمیوں کے رسالہ نمبر ۱۲ میں شریک ہونے کو جاتے تھے اثنائے راہ میں درمیان علی خیل اور شترگردن کے قتل ہوئے +

لنڈی کوتل یکم اکتوبر ۱۸۹۷ء۔ جنرل گف صاحب رسالہ بنگال لانسر نمبر ۱۔ اور رجمٹ پیادگان دیسی نمبر ۲۲ کو لیکر آج ڈکہ میں پہونچ گئے خان لعل پورہ رسد پہونچا رہا ہے۔ قلعہ ڈکہ میں سیلابی اور سیلاپن بہت ہے باقی بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ اُسوقت تھا جبکہ سال گذشتہ میں فوج انگریزی نے اُسکو خالی کیا تھا +

شملہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۷ء۔ آمد و رفت کی سڑک پر بتیمار وارداتیں ہونیکے سبب سپاہ کے پاس یہہ احکام بھیجے گئے ہیں کہ جہاں کہیں پر مسلح غارتگر نظر آئیں اُنپر حملہ کرو۔ چوکیوں اور ہمراہی سپاہیوں کی تعداد بڑہا دی گئی ہے +

جنرل ارڈش صاحب کے رسالہ کا برگیڈ آج زاہد آباد میں پہونچیگا رجمٹ پیادگان نمبر ۲ کل مقام خوشی میں پہونچ گئی۔ مقام ہزار درخت کی گھاٹی سے گذرتے وقت دو آدمی خفیف سے مجروح ہوئے۔ رجمٹ گھورکھیان نمبر ۳ میں ۳۰ ستمبر کو ایک واردات ہیضہ کی ہوئی تھی مگر اب بیمار اچھا ہے۔ ہر ایک احتیاط ہو رہی ہے ولی محمد نے ۳۰ ستمبر کو جنرل ارڈش سے ملاقات کی۔ رسد بکثرت ہے +

لنڈی کوتل۔ ۲ اکتوبر ۱۸۹۷ء۔ رجمٹ نمبر ۱۵ اور کمپنیاں

سفر مینا کی اور باقی ۴ ضرب توپ ہزارہ کوہی باٹری کی ڈکہہ میں پہونچ گئیں۔ لعل پورہ سے آہستہ آہستہ رسد آتی جاتی ہی۔ حضریو و دیگر دیہات قرب و جوار میں چارہ دستیاب ہو سکتا ہی۔ سپاہ تندرست ہی۔ درمیان پشاور اور ڈکہہ کے شنواریوں کے خچر رسد لیجاتے ہیں +

لنڈن - یکم اکتوبر ۱۸۷۹ء تخفیف لگان مطلوبہ رعیت کاشتکاران کی نسبت آئرلینڈ میں بہت شور و شغب ہو رہا ہی۔ مسٹر پارنل صاحب یہہ کہتے ہیں کہ اگر مالکان اراضیات بالکل انکار کریں تو کچھہ بھی نہیں ادا کرنا چاہئے +

نقشہ آمدنی بابت سہ ماہی ستمبر سے ......۱۶۵ پونڈ کی آمدنی معلوم ہوئی ہی جسمیں سال گذشتہ کی اس سہ ماہی کی نسبت ......۱ پونڈ کا اضافہ ہی +

بمبئی یکم اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ روسی جنرل لوماکن صاحب کے پاس سے جو خبریں آئی ہیں اُنسے ترکمانوں کی شکست کی تصدیق ہوتی ہی روسیوں نے ایک مقام موسوم ڈنشرل بیٹہ پر بارہ توپونکے ساتھہ ۲ گھنٹہ تک گولہ باری کی جہاں ۱۵ ہزار ترکمان اور ۵ ہزار عورات اور اطفال موجود تھے - بعد گولہ باری کے روسیوں نے بیرونی مورچوںپر حملہ کیا اور بزور سنگین اُنپر قبضہ کر لیا۔ چونکہ بعد اسکے رات ہو گئی اسلئے لڑائی بند ہو گئی۔ ترکمانوں نے فرصت کو غنیمت سمجھا اور رات کی تاریکی میں بھاگ گئے۔ ۱۰ ستمبر کو روسیوں نے بینمار پر قبضہ کر لیا +

شملہ ۳۰ اکتوبر - جنرل رابرٹس صاحب نے بذریعہ تار خبر دی ہی کہ ہمارے تین برگیڈ زرغون شہر میں ۴ اکتوبر کو پہونچ جائینگے۔ بذریعہ ڈاک اور ٹیلی گراف درمیان شتر گردن و زرغون شہر کے خبر آیا جایا کریگی۔ اور جب ہماری فوج کابل میں داخل ہو جائیگی تو تار برقی کی لاین درمیان شتر گردن و کابل شہر کے جاری ہو گی۔ اور اُسکی حفاظت کیواسطے سپاہی تعینات کئے جائینگے۔ پلٹن سکھہ نمبر ۳ اور پلٹن نمبر ۲ اور پہاڑی توپ خانہ کی باٹری کی ۴ توپوں سے شتر گردن پر مورچہ بندی کی گئی ہی +

امیر کابل اور اُسکے مصاحب جنرل صاحب کو صلاح دیتے ہیں کہ کابل کی چڑھائی میں کچھہ وقف کریں کیونکہ امیر کہتا ہی کہ مجکو خوف ہی کہ شاید کابلی فوجیں بالاحصار کو لوٹ لیں +

یہہ بیان کیا جاتا ہی کہ امیر کے پاس صرف ایک پلٹن ہی جسپر امیر کا بھروسہ ہی۔ ابھی تک افغانیوں کے خیال میں یہہ امر نہیں آیا ہی کہ انگریزی فوج برف کے گرنے سے پیشتر کابل پر حملہ کریگی۔ ہمارے وہاں پر ایسے جلد پہنچنے سے افغان نہایت حیران ہو گئے ہیں +

امیر کے منشا کے موافق فوج انگریزی عمل نہیں کریگی بلکہ بہت جلد دھاوا ہو گا +

جنرل گاف صاحب پلٹن گائیڈز اور پلٹن یورپین نمبر ۹ اور پہاڑی توپ خانہ کی ۴ توپیں لیکر جگدلک میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس جگہہ کچھہ سرکشی نہیں ہی۔ حاکم جلال آباد نے وعدہ کیا ہی کہ میں ہر طرح سے امداد دونگا اور حاکم مذکور نے اپنے ماتحت کو کہا ہی کہ گرد نواح کے لوگوں کو مطلع کیا جاوے کہ انگریزی فوج کو کسیطرح کی تکلیف نہ دیجاوے اور اُسکے افسروں نے دیہات کے لوگونکو حکم دیا ہی کہ فوج انگریزی کے واسطے رسد کا انتظام کر رکھو +

میجر سینٹ جان صاحب جنرل ہیوز صاحب کے دستہ فوج کے ہمراہ قلات غلزئی میں ۲۰ ستمبر کو پہونچ گئے ہیں۔ سردار شیر علیخان نے سامان رسد و ڈاک کے لئے عمدہ تجویز کر دی ہی۔ سردار محمد طاہر خان نے قلعہ کے باہر میجر سینٹ جان صاحب سے ملاقات کی اور سردار مذکور نے اپنے پاس کسیقدر رسد جمع کر رکھی ہی اناج بکثرت ہی مگر چارہ و ہیزم بہت کم ہی اور اب تک وہاں پر امن ہی - اور قافلے کابل کی طرف سے بخیر و عافیت آ رہے ہیں۔ مقیاس الحرارت سے معلوم ہوتا ہی کہ رات کے وقت بہت سردی ہوتی ہی اور پانی جم جاتا ہی اور خیال کیا جاتا ہی کہ امسال برف بہت جلد پڑنا شروع ہو گا

۲ اکتوبر کو جنوب کی طرف سے آزاد فرقوں نے آنکر شتر گردن پر حملہ کیا مگر اُنہوں نے شکست کھائی اور ۳۰ آدمی اُنکے مارے گئے اور اُنکا جھنڈا ہمارے قبضہ میں آگیا۔ ہماری طرف سے صرف ۲ آدمی زخمی ہوئے +

زرغون شہر - ۲ اکتوبر - کل ہماری فوج کوشی سے روانہ ہو کر یہاں پر پہونچی - اور یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ بہت جلد جنگ شروع ہو گا - یعقوب خان تاحال ہماری فوج کے ہمراہ کیمپ میں ہی مگر اُسکی خواہش ہی کہ میں جلد کابل کو واپس چلا جاؤں۔ سردار ولی محمد نے یہاں جنرل صاحب سے ملاقات کی ہی +

کابل کے معزز خاندان نے کابل کو چھوڑ دیا ہی مگر معلوم نہیں کہ کہاں گیا ہی۔ ہماری فوج کی حالت نہایت اچھی ہی اور جنگ کے لئے تیار ہی +

کل کے روز شتر گردن پر لڑائی ہوئی جسمیں دشمنوں کے ۳۰ آدمی قتل اور بہت سے مجروح ہوئے - اور ہماری طرف سے صرف دو آدمی زخمی ہوئے۔ کل ہماری فوج پیشقدمی کریگی - اگرچہ بار برداری بہت مشکل سے دستیاب ہو سکتی ہی مگر تو بھی فوج بڑھنے

میں توقف نہیں کریگی اور شاید اتوار کے روز کابل پر دھاوا ہوگا +

شملہ ۴ اکتوبر۔ جنرل ٹیٹلر صاحب ایک فوج وادی کورم کے سرکش فرقوں کی سزا کے واسطے جمع کر رہے ہیں +

سو ٹیشیر جو حکم پلٹن ہائے یورپین مفصلہ ذیل کو انگلنڈ میں جانیکا ہوا تھا وہ منسوخ ہوگیا یعنے نمبر ۸ و نمبر ۹ و نمبر ۱۲ اور توپخانہ کے بڑگیڈ ۲ سی کی باٹری ۱ می کا جانا بھی ملتوی ہوگیا +

میجر ولسلی صاحب جو پلٹن نمبر ۶۵ کے افسر ہیں اسسٹنٹ اجوٹنٹ جنرل مقرر ہوگئے ہیں اور کپتان ایلیٹ صاحب جو پلٹن مذکور کا افسر ہے لفٹنٹ گورنر بنگال کے اڈیکانگ مقرر ہوئے ہیں۔ اور سرجن جنرل سمتھ صاحب اور جنرل مکفرسن صاحب کو گڈ سروس پنشن عطا ہوگی +

شملہ ۴۔ اکتوبر۔ جنرل رابرٹس صاحب کی فوج ۲۔ اکتوبر کو بمقام زاہد آباد گئی ہے۔ سامان رسد زاہد آباد میں بہت مشکل سے دستیاب ہوتا ہے۔ کابلیوں کی فوج کا کچھ حال معلوم نہیں ہے مگر یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ کابلیوں کی فوج کا کوئی سپہ سالار نہیں ہے +

۲۔ اکتوبر کو کرنل جنکنس صاحب رسالہ گائیڈز اور پلٹن یورپین نمبر ۹ کا ایک حصہ لیکر بمقام پیشبولک کے ملاحظہ کے واسطے گئے +

شملہ ۵۔ اکتوبر۔ گورنمنٹ ہند فرقہ زائی مخت اور ارک زائی پر جو اس وادی میں جو تھل اور دریائے کورم کی شمال کی جانب رہتے ہیں چڑھائی کرنیکی تجویز کر رہی ہے۔ کیونکہ کچھ عرصہ سے اُنہوں نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے چنانچہ وے انگریزی سپاہیوں کو تکلیف پہونچاتے ہیں یہاں تک کہ ۳۰۔ ستمبر کو اُنہوں نے لفٹنٹ کیمن لاک صاحب کو قتل کر ڈالا اور سوائے اُسکے اُنہوں نے اُس عہد کو جو گورنمنٹ ہند کے ساتھ باندھا تھا توڑ دیا ہے اور اُن اضلاع پر جنکے بچاؤ کی ذمہ داری اُنہوں نے کی تھی حملہ کیا ہے۔ اور جو فوج فرقہ ہائے مذکور کی سرکوبی کے لئے مقرر ہوئی ہے اُسکی تفصیل یہہ ہے۔ پلٹن یورپین نمبر ۸۔ پہاڑی توپخانہ کی باٹری جو ۱۵۔ اکتوبر کو میران زائی میں داخل ہوگی۔ اور رسالہ بھالہ بردار نمبر ۱۳ کی ۲ کمپنی اور پلٹن پنجاب نمبر ۳ اور پہاڑی توپ خانہ کی ۲ توپیں جو ۸ اکتوبر کو بدلیش خیل میں داخل ہوگی۔ سوائے اُسکے خیال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے ایک پلٹن بنوں سے جو وہاں سے چار منزل کے فاصلہ پر مقیم ہے روانہ کیجائیگی۔ اور اس فوج کے کمانڈنگ افسر برگیڈیر جنرل ٹیٹلر صاحب مقرر ہونگے۔ اور جنرل ٹیٹلر اور کپتان پلوڈن صاحب جو کوہاٹ کے ڈپٹی کمشنر ہیں آپسمیں صلاح و مشورہ کرینگے +

۴ اکتوبر۔ کو جنرل رابرٹس صاحب کی فوج نے مقام زاہد آباد میں قیام کیا تاکہ سامان رسد بہم پہونچ جاوے اور فوج مذکور کا ارادہ تھا کہ آج مقام چراسیاب کیطرف روانہ ہو +

لنڈی کوٹل ۵ اکتوبر۔ جنرل گاف صاحب معہ پلٹن یورپین نمبر ۹ و پلٹن گائیڈز اور پہاڑی توپخانہ کی باٹری ہزارہ و سفر مینا کی کمپنی نمبر ۲ کی آج بساول میں داخل ہوگئی۔ اور وہاں کے ماتحت حاکم جلال آباد نے ملاقات کی۔ حاکم مذکور نے بیان کیا کہ مجکو ہدایت ہوئی ہے کہ آپ کی ہر طرح سے امداد کروں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امیر کابل نے سب فرقوں کے پاس مراسلے روانہ کئے ہیں اور لکھا ہے کہ تمکو لازم ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کو کسیطرح کی تکلیف نہ دیجاوے +

لنڈی کوتل ۶۔ ستمبر۔ کل رسالہ بنگال بھالہ بردار نمبر ۱ کی ۲ کمپنی اور پلٹن پنجاب نمبر ۲۴ کا ایک حصہ بساول میں کل پہونچ گیا ہے +

شملہ ۶ اکتوبر۔ رسالہ بنگال نمبر ۱۴ جو دیولی میں ہے اور پلٹن سفر مینا جو روڑکی میں ہے اُنکو حکم ہوا ہے کہ فوراً کابل جانے کے واسطے تیار ہو جاوے +

شملہ۔ ۶ اکتوبر کو جنرل رابرٹس صاحب کو بمقام زاہد آباد کسی سبب سے توقف کرنا پڑا +

۵ اکتوبر کو چراسیاب کی طرف صاحب موصوف روانہ ہوئے اور خیال کیا جاتا ہے کہ آج کابل میں پہونچ جائینگے +

بذریعہ ہیلوگراف شترگردن اور کابل کے درمیان سلسلہ خبر رسانی کا ہوگا +

لنڈن ۷ اکتوبر۔ اخبار اسٹانڈرڈ میں ایک خبر ہے کہ ہندوستان کے دفتر نے ایڈمرالٹی سے درخواست کی ہے کہ جسقدر جنگی جہاز برائے حفاظت رنگون مطلوب ہیں وے رنگون میں پہونچائے جائیں +

گرمی اب جاتی بہار کا میوہ ہے +

لاہور گورنمنٹ کالج دو ماہ کے بعد آج کھلگیا +

آج سے نویں روز فوج انگریزی کابل بڑھیگی۔ سامان عنقریب بہم پہونچ گیا +

پُل دریائے اٹک سوداگرونکے واسطے جاری ہوگیا +

درہ کرم میں تانبے کی ایک کان برآمد ہوئی ہے +

شترگردن تک تار برقی بنی کہ بنی +

فوج اور جنگی سامان سے لدی ہوئی ٹرینیں سرتوڑ سرحد کی طرف جارہی ہیں +

رسید زر

جناب پادری الگزنڈر صاحب از مین پوری۔ لعہ
جناب منشی مدد خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس انبالہ۔ سے
جناب پادری ٹی۔ جی۔ سکاٹ صاحب از بریلی۔ سے
جناب پادری جی۔ شرٹ صاحب از حیدرآباد سندہ۔ سے
جناب پادری اشرف صاحب از لاہور۔ سے
جناب منشی رحیم بخش صاحب از کلو۔ ۱۴ر
جناب پادری یعقوب کشن سنگھ صاحب از رہتک۔ سے
جناب بابو سیتل ڈیوڈ صاحب از رورکی۔ سے
جناب پادری جان ولیم صاحب از ڈیرہ اسمعیل خان۔ سے
جناب منشی جے۔ ملایم الدین صاحب ″۔ سے
جناب پادری ڈبلیو باسٹن صاحب از انبالہ۔ سے
جناب پادری جے۔ سیلڈ نصاحب از کرانچی۔ عہ ۶ر
جناب پادری ہیرا لال صاحب بنیرجی از کانگڑہ۔ عہ ۹ر
ہیرا سنگھ کتب فروش از لودیانہ۔ سے ۱۴ر
جناب ٹھاکر سادول سنگھ صاحب صوبہ دار از میواڑ۔ سے
جناب صاحب گورنمنٹ رپورٹر آن دی ورنیکولر پریس آف اپر انڈیا از الہ آباد۔ سے
جناب منشی محبوب مسیح صاحب از بندرابن ضلع متھرا۔ سے ۹ر
جناب پنڈت گنگا رام صاحب از بلرام پور۔ سے ۱۲ر
جناب منشی عبدالرحیم صاحب از جگراؤں۔ سے
جناب ڈاکٹر ہچیسن صاحب از چنبہ۔ ستہ
جناب منشی حسن علی صاحب سفیر از نصیر آباد۔ عہ ۸ر
جناب پادری آر۔ ہاس کنس از بدایوں۔ عہ
جناب پادری اے۔ جی۔ ڈانیل سن از ساگر۔ سے
جناب مولوی صفدر علیخانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ساگر۔ سے
جناب بابو رام کشن صاحب۔ عہ ۱۴ر

جناب پادری۔ جے۔ سمرویل از پاور۔ لعہ ۱۲ر
جناب بابو ٹھاکر نرائن سنگھ صاحب از کنک ضلع بدایون۔ سے
جناب پادری جانسن صاحب از شاہجہانپور۔ سے
جناب بابو شیعیاس صاحب اسسٹنٹ سرجن پلٹن نمبر ۱ از قلعہ قندھار۔ سے
جناب پادری۔ سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب لاہور۔ ستہ
جناب بابو ہیرانند دت صاحب از کوٹلہ افغانان۔ عہ
جناب پادری۔ کے۔ سی۔ چیٹرجی صاحب از ہوشیار پور۔ سہ

لودیانہ

سامان جنگ افغانستان برابر چلا جاتا ہی اور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر آجکل فراہمی جانوران باربرداری میں رات دن مصروف ہیں۔ اسیطرح اہلکاران تحصیل بڑی محنت و کوشش سے کام کر رہے ہیں +

اعلان

ایک حویلی متصل شہر چبوترہ بعمارت پختہ سہ چاہ پختہ جسمیں بڑے بڑے مکانات برائے رہایش زنانہ و مردانہ تیار ہیں اور شاگرد پیشہ کے رہنے کے مکان معہ بگھی خانہ و اصطبل وغیرہ جسمیں ہر طرحکی آسایش موجود ہی اور دروازہ حویلی کا نہایت فراخ جسمیں ہاتھی وغیرہ سب بہ آسانی داخل ہو سکتے ہیں بکاؤ ہی جس صاحب کو خریداری منظور ہو لالہ راجیداس صاحب خزانچی صدر لودیانہ سے بذریعہ خط و کتابت یا خود بات چیت کرے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا